باب

19

زبان، تحریر اور عظیم کتابیں

دیپیکا اپنے گاؤں جانے کے لیے نیلور ریلوے اسٹیشن گئی۔ وہ حیران رہ گئی کیونکہ ریلوے کے نظام العمل کا مختلف زبانوں میں اعلان ہو رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ نیلور کا نام تین مختلف زبانوں سے لکھا گیا ہے۔ وہ تعجب کرنے لگی کہ رسم الخط اور زبانوں کی مختلف شکلیں ہیں۔

شکل 19.1 نام کی تختی۔ نیلور ریلوے اسٹیشن

زبان کیا ہے؟

آپ کتوں کو بھونکتے اور پرندوں کو چہچہاتے ہوئے سنے ہوں گے۔ لیکن انسان ہی کرۂ ارض پر زبان بولتے ہیں۔ انسان منہ سے مختلف قسم کی آوازیں نکالتے ہیں۔ اس سے ہمیں بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ہم زبان کو روک دے سکتے ہیں۔

- مختلف جانوروں، پرندوں یا بارش، کاروں یا ٹرکوں کی آواز کی نقل کرنے کی کوشش کیجیے۔ ہم کس قسم کی آوازیں نکالتے ہیں؟

زبان ہماری زندگیوں کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ ہم اُس کے بارے میں کبھی رک کر نہیں سوچتے۔ ہم زبان کی مدد سے سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ ہم زبان کے ذریعہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ ہم اُس کی مدد سے دوسروں سے سیکھتے ہیں۔ ہم کھیل میں زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ ہم زبان کی مدد سے بہت سے کام انجام دیتے ہیں۔

ہم پہلے پہل زبان کو اپنے کام کی منصوبہ بندی اور تنظیم کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ کام کرتے ہوئے اپنے کام کے بارے میں بات نہیں کرتے؟

دوم یہ کہ ہم دوسروں کو متوجہ کرنے کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اُن سے کچھ کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ ''پرندے کی طرف دیکھیے''، ''اماں۔ میرے لیے وہ کھلونا خریدیے''، ''ٹھہر جاؤ حرکت مت کرو''۔

تیسرا یہ کہ ہم زبان کو کچھ نئی چیزیں تخلیق کرنے اور اُس سے لطف اندوز ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں ۔ ہم مزاحیہ فقرے، مزاحیہ الفاظ، ضرافت بھری نظمیں لکھتے ہیں۔ اُن پر خود ہنستے ہیں اور دوسروں کو بھی ہنساتے ہیں۔

چوتھا یہ کہ ہم زبان کی وساطت سے اپنے اطراف کی دنیا کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اُن چیزوں کا تصور کرتے ہیں جن کا وجود نہیں ہے۔ اگر ہم زبان کا استعمال نہیں کریں گے تو کیا سوچ سکیں گے؟ اگر کوئی زبان نہیں ہوگی تو کیا ہم گزرے ہوئے ادوار اور مقامات کے بارے میں کہانیوں کا تصور کرسکیں گے؟ ہم کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے تحقیق کرتے ہیں اور اپنی عقل کا استعمال کرتے ہیں تا کہ اُس مسئلہ کا حل ہو پائے۔ لیکن ہم زبان کے بغیر یہ نہیں کرسکتے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ ہم اپنے احساسات اور تجربات کو زبان کے ذریعہ دوسروں تک پہنچاتے ہیں ۔ مثال کے طور پر ایک قدیم زمانے کی شکاری، جمع کرنے والی عورت نے دور دراز مقام پر ایک ایسے درخت کو دیکھا جو پکے ہوئے پھلوں سے لگا ہوا تھا۔ اگر وہ زبان استعمال نہیں کرے گی تو کس طرح اپنے دوستوں سے کہے گی کہ اُس نے ایک درخت کہاں دیکھا؟ فرض کرو کہ آپ کو چوٹ لگی کہ اور درد ہورہا ہے۔ آپ اپنے والدین سے زبان استعمال کیئے بغیر اُس کے بارے میں کیسے کہہ سکیں گے۔

یقیناً آپ بھی بہت سی مثالیں سوچ سکتے ہیں کہ ہم کس طرح زبان استعمال کرتے ہیں اور کون سی زبان ہم سمجھ پاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے انسان ابتدائی زمانے ہی سے جب وہ جنگلوں میں غذا حاصل کرتا رہا، زبان استعمال کرتا رہا ہوگا۔ زبان سے لوگوں کو مدد ملی اور وہ اپنے بچوں کو معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ انہوں نے کیا دیکھا؟ کیا سیکھا اور کیا محسوس کیا؟ ہر نسل سابقہ نسل کی معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے آگے بڑھتی ہے ہم ساری دنیا کے لوگوں کے خیالات سے سیکھ سکتے ہیں اور ہماری معلومات سے واقف کراسکتے ہیں۔ زبان دور دراز رہنے والوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔ وہ لوگ جو اس دنیا سے گذر چکے ہیں اور وہ جو آج بقید حیات ہیں کیا یہ سب چیزیں حیرت انگیز نہیں؟

بہت سی زبانیں کیوں ہیں؟

لوگوں کا ایک گروہ جو ایک ساتھ رہتا ہے وہ زبان کو فروغ دیتا ہے ۔ وہ ایک مشروب کو ایک نام سے پکارتے ہیں ۔ جو ان کی پیاس پانی کی طرح بجھاتا ہے ۔ دوسرے لوگ اُس گروہ سے بہت دور رہتے ہیں ۔ وہ اُس مشروب کو نیلو کہہ کر پکارتے ہیں ۔ دوسرا گروہ اُسے تھانی کے نام سے موسوم کرتا ہے ۔ ان سب کا مفہوم ایک ہے ۔ لیکن وہ اُس شئے کے لیے مختلف آوازیں اور علامتیں استعمال کرتے ہیں ۔ اس لیے لوگوں نے بہت سی زبانوں کو فروغ دیا۔ جیسے انگریزی، سنسکرت، فارسی، چینی، سواہلی، ہندی، تلگو وغیرہ۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ لوگوں کا ایک گروہ جو ایک زبان بولتا تھا وہ مختلف ذیلی گروہوں میں بٹ گیا ۔ اور ہر گروہ نے ایک پرامن زبان کی اساس پر مختلف زبانوں کو فروغ دیا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ساری زبانیں ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں ۔ اسی طرح ابتدا میں لوگوں کے ایک گروہ نے ایک زبان کی شروعات کی جسے ہم ابتدائی دراوڑی کہتے ہیں ۔ جب یہ زبان والے دور دراز کے مقامات پر رہنے لگے اور دیگر لوگوں سے مربوط ہونے لگے تو انہوں نے کئی زبانیں فروغ دیں ۔ ان میں ٹمل، تلگو، ملیالم، گونڈی وغیرہ۔ یہ زبانیں عام طور پر آج جنوبی ہند میں بولی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں ایک اور زبان کا خاندان ہے جسے ہند آریائی خاندان سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ اُس خاندان کی مشہور زبانوں میں سنسکرت، ہندی، بنگالی، مراٹھی وغیرہ ہیں ۔ ہندوستان میں کچھ اور زبانوں کے خاندان ہیں۔ جنھیں آپ اعلیٰ جماعتوں میں پڑھیں گے۔

شکل 19.2 نام کی تختی۔حیدرآباد کا ریلوے اسٹیشن

جب لوگ سفر کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے گھل مل جاتے ہیں اُن کی زبانیں بھی ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بہت سے الفاظ اپنا لیتے ہیں۔آج تلگو میں بہت سے الفاظ سنسکرت، مرٹھی، عربی فارسی اور انگریزی کے ہیں۔

تحریر اور رسم الخط

ہم رسم الخط کی مدد سے زبانیں سیکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اس خصوص میں ہم بہت سے رسم الخط استعمال کرتے ہیں۔ ہم رومن رسم الخط (A,B,C,D,E,F) ۔ دیوناگری رسم الخط (آ آ ' ای ای' اُو) عربی رسم الخط ......تلگو رسم الخط اور تمل رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔اصل میں ہم کوئی بھی زبان کسی بھی رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔مثال کے طور پر لفظ حیدرآباد اُن تمام رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔

ہم نئے رسم الخط بھی تیار کر سکتے ہیں۔کیا آپ اپنا خفیہ رسم الخط فروغ دینا چاہیں گے۔کوشش کیجیے۔اس میں کچھ مزا آئے گا۔

اب تمھیں یہ آسان اور مذاق معلوم ہوگا۔درحقیقت لوگوں کو رسم الخط فروغ دینے کے لیے ہزارہا سال لگے۔آج ہم اُس رسم الخط کو آسانی سے استعمال کرتے ہیں۔

اُنہوں نے ابتداء میں تحریر کے بجائے صرف تصویریں بنائیں۔اس اظہار کے لیے انہوں نے بھاگتی ہوئی بکری کی تصویر اُتاری۔دوسری تصویر میں دوڑتے ہوئے پیروں کو دکھلایا۔اس طرح بتدریج رسم الخط فروغ پایا۔ہزاروں سال پہلے وادیٔ سندھ کے باشندوں نے رسم الخط کا استعمال کیا۔ لیکن اسے کیسے پڑھا جائے ہم واقف نہیں ہیں۔

मेरा नाम रघु	Hindi
నా పేరు రఘు	Telugu
ראַגהו זיא נאַמען ןיימ	Yiddish
میرا نام رگھو	Urdu
jina langu ni raghu	Swahili
......ראַגהו זיא נאַמען ןיימ	Spanish

شکل 19.3 اپنی شکل ۔ مختلف قسم کے رسم الخط

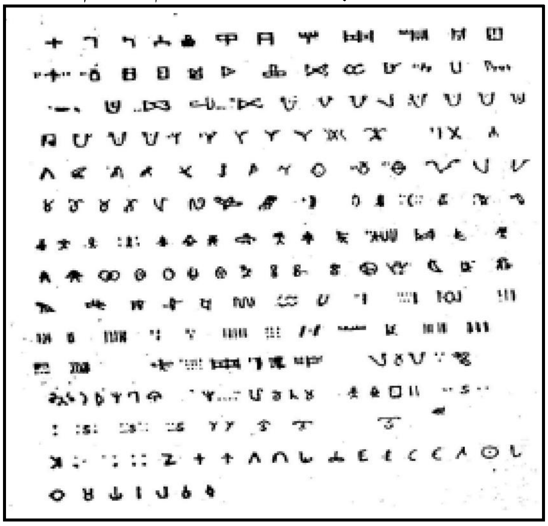

شکل 19.4 وادیٔ سندھ کا رسم الخط

بہت سے رسم الخط مثلاً دراوڑی، تلگو، تمل، چینی ہم آج ہندوستان میں استعمال کرتے ہیں۔وہ برہمی رسم الخط سے فروغ پائے۔اشوک نے برہمی رسم الخط کو استعمال کیا تھا۔ آندھرا پردیش میں ایک قدیم کتبہ ضلع کرشنا کے بھٹی پرولو میں پایا گیا۔اُسے دوسو قبل مسیح میں کندہ کیا گیا تھا۔

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

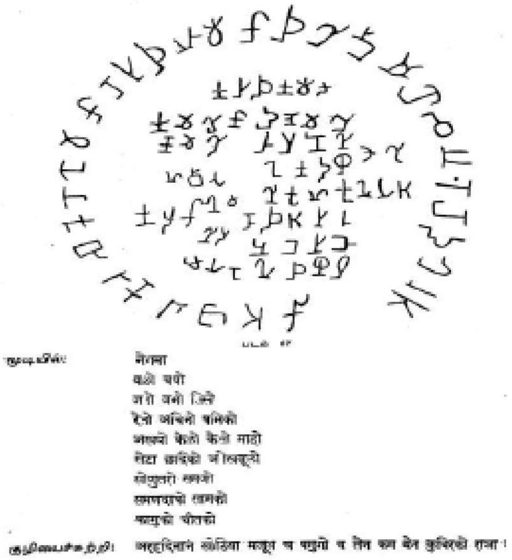

شکل 19.5 بھٹی پرولو کتبہ

- آپ اپنا نام ایک آرٹ پر جتنے چاہے اُتنے رسم الخط میں لکھیں۔ اُسے جماعت میں دکھلائیں۔
- تلگو کے تین الفاظ کو دوسری زبانوں میں لکھیے ۔ اُن لوگوں کے لیے آپ تلگو رسم الخط استعمال کریں۔

تلگو___اماں	تمل___تائی
انگریزی___مدر	سنسکرت___ماترو
فارسی___مادر	مرٹھی___آئی
ہندی___ماں	

کس طرح ذیل کے افرادتحریر کا استعمال کرتے ہوں گے۔کون لوگ اسے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوں گے؟

بادشاہ	شہنشاہ	سوداگر
کسان	دہقانی عورتیں	
برہمن	پجاری	بدھ مت کے راہب
شاعر	فنکار	خواتین
مزدور	سپاہی	

لوگ کس چیز پر لکھتے تھے؟

ابتداء میں لوگ کپڑے، پتوں، درخت کی چھالوں وغیرہ پر لکھتے تھے جو وقت کے ساتھ مختلف ہوجاتا تھا۔بعض لوگ گھڑوں کو ٹھکر کے اُن پر لکھا کرتے تھے۔بعض گھڑے باقی بچے ہیں جو ابتدائی تحریریں طویل متن کے ساتھ آج تک محفوظ ہیں وہ اشوک کے کتبات ہیں جو چٹانوں اور پتھر کے ستونوں پر کندہ کروائے گئے۔

جنوبی ہند کے بہت سے مقامات پر لوگوں نے کھجور کے درخت کے پتوں پر لکھا۔ پتوں کو کاٹ کر ایک مخصوص ساخت بنائی جاتی تھی۔ وہ ایک پن کو قلم کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اُسے خشک پتے پر گھسیٹا جاتا تھا۔اُسے سیاہ روشنائی سے رنگ دیا جاتا تھا۔لوگ شمالی ہند میں بوجھل درختوں کی چھال استعمال کرتے تھے۔وہ درخت ہمالہ کے علاقے میں پائے جاتے تھے۔ یہ درخت کے چھلکے کاغذ کی طرح ہوتے تھے۔اُس پر بہ آسانی روشنائی سے لکھا جاسکتا تھا۔اُس زمانے میں کاغذ کا وجود نہیں تھا۔

نظمیں، نغمے اور کہانیاں

آپ اپنے والدین اور بزرگوں سے بہت سی نظمیں، نغمے، کہاوتیں اور کہانیاں سنی ہوں گی۔ اُن میں سے بیشتر کہانیاں نہیں لکھی گئیں لیکن آپ کے والدین کی طرح نسل درنسل زبانی سنائی جاتی رہیں۔اُسے زبانی ادب کہا جاتا ہے۔ یہ وہ ادب ہے جو منہ سے منہ کو منتقل ہوتا رہا ہے۔ یہ ادب کی ابتدائی شکل ہے۔قدیم زمانے کے لوگ، نظمیں، نغمے اور کہانیاں بناتے تھے۔ اُنہیں اپنے بچوں کو سناتے تھے۔ وہ بڑے ہوکر اپنے بچوں کو سناتے تھے۔ اس طرح وہ دنیا کو سمجھنے کے لیے اپنے فہم وادراک کو کہاوتوں، ضرب الامثال کے ذریعے بچوں کو زبانی سنایا کرتے تھے۔

- آپ اپنے بزرگوں سے تین کہانیاں، تین نغمے اور دس کہاوتوں کو جمع کیجیے۔انہیں ایک اشتہار پر تحریر کیجیے۔اپنی جماعت میں نمایاں کیجیے۔
- کہانیوں کو تصویروں کے ذریعے واضح کیجیے اور ایک تحریری کتاب تیار کیجیے۔

وید

ویدوں کو بھی ابتداء میں تخلیق کیا گیا اورانہیں زبانی سنایا گیا۔اس طرح انہیں تین ہزار سال تک محفوظ رکھا گیا بعد میں انہیں لکھا گیا۔

رگ وید کی ایک دلچسپ نظم پڑھیے جو کائنات کی تخلیق کے بارے میں وضاحت کرتی ہے:

کون جانتا ہے اسے وہ کس چیز سے پیدا ہوئی یہ تخلیق کہاں سے وجود میں آئی ؟ دیوتا کائنات کی تخلیق کے بعد نمودار ہوئے کون جانتا ہے؟ وہ کس طرح سے بنی؟

یہ تخلیق کہاں سے وجود میں آئی کیا اُسے اُس نے بنایا ہے یا اُس نے نہیں بنایا ہے__ وہ جو اس کائنات کا منتظم ہے۔وہ بلند آسمان میں ہے _____ وہ جانتا ہے یا شاید وہ بھی نہیں جانتا۔

(نسادیا سکتا، رگ وید سے)

کیا آپ تعجب کر رہے ہیں کہ دنیا کیسے شروع ہوئی ؟ اس نظم میں یہ تصور کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کائنات کے آغاز سے پہلے سب کیا تھا کس طرح کائنات شروع ہوئی ۔ آپ اس موضوع کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔لکھیے ۔

عظیم رزمیہ۔رامائن اور بھارت

رزمیہ عظیم سورماؤں اور بہادر خواتین کے کارناموں کو کہا جاتا ہے ۔سورماؤں اور بدی کی طاقتوں کے ٹکراؤ کو بیان کیا جاتا ہے ۔ ہرملک میں یہ رزمیہ ہوتی ہے ۔ ہندوستان میں دو اہم رزمیہ رامائن اور مہابھارت ہیں۔ رامائن میں رام اور سیتا کی کہانی ہے۔رام اور راون کی جنگ ہے۔رامائن انسان کو ایک ایسا فرد بنانے کی کوشش کرتی ہے جو مثالی بیٹا، مثالی بیوی، مثالی بھائی، مثالی حکمراں وغیرہ ہو۔ اسی رزمیہ کو سنسکرت ادب کی پہلی نظم کہا جاتا ہے ۔اسے والمیکی نے لکھا تھا۔ابتداء میں اُسے دربدر گھومنے والے مبلغین زبانی سنایا کرتے تھے ۔ بعد میں اُسے لکھا گیا ۔ مہابھارت چچازاد بھائیوں کے درمیان ہونے والے تصادم کے متعلق کہانی ہے ۔ (کورو، پانڈووں) سوال تھا کہ کون سلطنت پر حکومت کرے گا؟ اُس کا بالآخر ایک عظیم جنگ کی شکل میں اختتام ہوا ۔ پانڈووں نے کرشن کی مدد سے جنگ میں کامیابی حاصل کی۔یہ مخمصوں میں گھرے انسانوں کی شبیہ بنانے اور ان مخمصوں کو سلجھانے کی وسیع پیمانے پر کوشش کرتی ہے۔یہ دنیا کی ایک طویل ترین نظم ہے۔اس میں سیکڑوں چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہیں۔اُسے ویاس نے لکھا ور اُس دربدر گھومنے والے قصہ گو افراد نے زبانی سنایا۔بعد میں اُسے ضبطِ تحریر میں لایا گیا۔

مورخین کا خیال ہے کہ ان رزمیوں کو بہت پہلے لکھا گیا تھا لیکن اُنہیں ایک ہزار چھ سو برس (1600) قبل آخری شکل دی گئی۔

آپ نے ابتدائی اسباق میں گوتم بدھ کے بارے میں پڑھا ہے اُن کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ پہلے کئی بار پیدا ہوئے اور انسانوں اور جانوروں کو دھرم کی تلقین کی۔اُن

کے ماننے والوں نے گوتم بدھ کی ان پیدائشوں کے بارے میں کئی کہانیاں لکھیں۔ انہیں جاتا کا کہانیوں کے روپ میں مرتب کیا گیا۔ وہ پیاری کہانیاں ہیں جنہیں آپ پڑھنا پسند کریں گے۔ ان کہانیوں کو جمع کیا گیا اور انہیں 1600 یا 1800 سال کے آس پاس لکھا گیا۔

کسو گتامی کی کہانی:

یہ گوتم بدھ کی مشہور کہانی ہے۔ کسی زمانے میں ایک کسو گتامی نامی عورت تھی جس کا بیٹا مر گیا۔ وہ بہت غمگین ہوئی۔ وہ بچے کو اٹھائے شہر کی گلیوں میں پھرتی رہی اور بچے کو دوبارہ زندگی دینے کے لیے مدد مانگتی رہی۔ ایک رحم دل آدمی اُسے گوتم بدھ کے پاس لے گیا۔

گوتم بدھ نے کہا ''مٹھی بھر سرسوں کے بیج مجھے لا کر دو ''میں تمہارے بچے کی زندگی واپس لا دوں گا۔''

کسو گتامی خوشی سے اچھل پڑی اور فوراً بیجوں کی تلاش میں نکل پڑی۔ لیکن گوتم نے اسے آہستہ سے روک دیا اور کہا ''بیج ایسے خاندان کے گھر سے لائے جائیں جہاں کوئی بھی نہیں مرا۔''

کسو گوتامی گھر گھر گئی وہ جہاں بھی گئی اُسے معلوم ہوا کہ کسی نہ کسی کے باپ، ماں، بہن، بھائی، شوہر، بیوی، بچہ، چچا، چچی، دادا، پردادا مر چکے ہیں۔

گوتم بدھ غمزدہ ماں کو کیا درس دینے کی کوشش کر رہے تھے؟

تمل میں سنگم ادب

قدیم زمانے سے جنوبی ہند کے ایک بڑے حصے میں تمل زبان بولی جاتی رہی۔ سنگم ادب نظموں کا مجموعہ ہے۔ جسے شاعروں اور شاعرات نے تخلیق کیا۔ انہوں نے سورماؤں کے بارے میں لکھا جنہوں نے اپنے قبائل کی مدافعت میں جنگیں کیں۔ انہوں نے بہادر غازیوں اور خوبصورت لڑکیوں، دلکش منظروں اور اُن کے انسانوں پر مرتب ہونے والے اثرات کے متعلق لکھا ہے۔ اس نظم کو سنگم ادب سے پڑھیے۔ اس میں چھوٹے سے راجہ کو مخاطب کیا گیا۔

''تمہاری سلطنت گھنے جنگل میں واقع ہے ہر طرف ہاتھیوں کے جھنڈ ہیں۔

جیسا کہ وہاں گائے ہے پھیلی ہوئی سیاہی بیلوں کی طرح دکھائی دے رہی ہے۔

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے! تم اپنی دھرتی کو دیکھنے کے لیے ایسے محتاج بن جاؤ، جیسے تم اپنے بچوں کی پرورش میں رہتے ہو۔

طب اور سرجری پر کتابیں

قدیم زمانے میں کئی افراد نے مطالعہ کیا اور معلوم کرنے کی کوشش کی کہ لوگ بیمار کیوں ہوتے ہیں؟ ان کا کس طرح علاج کیا جا سکتا ہے۔ جنگوں میں زخمی ہونے والوں کی کس طرح مرہم پٹی کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے جڑی بوٹیوں اور دیگر اشیاء کو جمع کیا۔ دوائیاں بنائیں۔ ان کے علاوہ صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق لکھا۔ ان میں سے بعض کتابیں ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں ایک مشہور کتاب چراکا سمہتا ہے۔ دوسری کتاب جو سرجری پر روشنی ڈالتی ہے وہ شروتا سمہتا ہے۔ ان کتابوں نے ایورویدک، روایتی ہندوستانی طبی نظام کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے لوگوں کو نہ صرف یہ بتایا کہ بیماری کے دوران کون سی دوائیاں لینی ہیں بلکہ ایک متوازن صحت مند زندگی گذارنے کے متعلق بھی نشان دہی کی۔

- آپ اپنے گھر کے حدود کے اندر طبی پودوں کی شناخت کیجیے ۔ یا اپنے پڑوس میں تلاش کیجیے ۔ اُن پودوں کے استعمال کے بارے میں ایک فہرست تیار کیجیے۔
- اپنے والدین کی صحت اور طب کے بارے میں کہی گئی باتوں کو تحریر میں لائیے اور ساری جاعت کے لیے ایک مختصر سا کتابچہ تیار کیجیے۔

علم نجوم اور ریاضیات پر کتابیں

ہمارے آباواجدادا اجرام فلکی جیسے سورج' چاند' ستاروں اور سیاروں سے چکا چوند ہوجایا کرتے تھے ۔ اُن کا شب وروز مشاہدہ کرتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ آسمان کے ان سیاروں میں وقت کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہورہی ہے ۔ بعض تبدیلیاں ہر آن ہورہی ہیں۔ بعض تبدیلیاں کئی دنوں' مہینوں اور سالوں میں وقوع پذیر ہورہی ہیں۔ انہوں نے ان تبدیلیوں کو احتیاط سے لکھا اور محسوس کیا کہ آسمان پر تین قسم کے سیارے نمایاں ہیں۔ سورج جو ہر روز طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوجاتا ہے ۔ ہمیں حرارت سے معمور کرتا ہے ۔ چاند بڑا ہونے لگتا ہے اور ایک مہینے میں اوجھل ہوجاتا ہے۔ سیارے ستاروں کے پس منظر میں آہستہ متحرک ہوتے ہیں ۔ ستارے آسمان پر چمکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ اُن کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ۔ کئی لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ستارے' سیارے' سورج اور چاند کائنات کے متعلق اپنے اندر اسرار رکھتے ہیں ۔ انھیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اُن کا احتیاط سے مشاہدہ کرنا چاہیے۔ ان کی حرکتوں کا تخمینہ لگانا چاہیے۔ ایسے ہی شخص کا نام آریہ بھٹ تھا۔ جس نے آریا بھٹیم لکھی اور کہا کہ زمین گردش کرتی ہے ۔ اس سے رات اور دن وقوع پذیر ہوتے ہیں ۔ سورج زمین کے اطراف گردش نہیں کرتا۔ اُس زمانے میں لوگوں نے اُسے اتفاق نہیں کیا۔

قدیم زمانے کے آریہ بھٹ اور دوسرے ریاضی دانوں اشاریہ کا نظام اپنایا اور اعداد رقم کرتے رہے۔ جس طرح آج ہم عمل کرتے ہیں۔ ابتداء میں رومیوں نے ایک سو دو کو CII لکھا ۔ یا ایک سو ستائیس کو CXXVII (C100 x = 10 V = 5 and 1)

انہوں نے کسی صفر کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے اضافہ کرنے میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے۔

اعشاریہ نظام اور مقامی قدر سے ہم انہیں بہ آسانی 102 یا 127 لکھ سکتے ہیں ۔ آج ساری دنیا میں اسی عددی نظام کو قبول کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ

زبان
رزمیہ
کتبہ
سنگم ادب
اعشاریہ کا نظام
ایوروید

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. زبانوں کی اہمیت مختصر طور پر بیان کیجیے۔
2. آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آریہ بھٹ علم نجوم کا جداعلیٰ ہے۔
3. چراہا سمہتا اور شروتا سمہتا کے درمیان امتیاز کیجیے۔
4. ریاضی میں ہونے والی چند اختراعات کا ذکر کیجیے۔
5. ایک نوٹ کو دیکھیے اور اُس پر تحریر کردہ مختلف رسم الخط کا فرق نوٹ کیجیے۔ اُن زبان کی نشاندہی کیجیے جس میں یہ لکھا گیا ہے۔ کیا یہ رسم الخط مختلف زبانوں کے لیے استعمال کیا گیا۔ وہ کون سی زبانیں ہیں؟

منصوبہ۔عملی کام

زبانوں کے فروغ کے متعلق ایک چارٹ تیار کیجیے۔